مرثیہ (بقلم خود)

شورش کاشمیریؒ

(اپنی وفات سے کئی برس قبل آغا شورش کاشمیریؒ نے خود ہی اپنا مرثیہ لکھ کر اپنی موت کا مزہ چکھ لیا تھا)

یہ خبر شورش نوائے وقت میں تھی پُر ملال
ہو گیا لاہور میں شورش کا پرسوں انتقال

مختصر سی اک خبر کونے میں تھی اخبار کے
حاشیہ دے کر سیاہ لکھا تھا لفظِ ارتحال

بے اثر لفظوں میں تھی مرقوم رودادِ وفات
جاں کنی میں کوئی بھی انسان نہ تھا پرسانِ حال

الغرض یہ اس مقرر کا تھا سفرِ آخری
عمر بھر جس کو رہا حاصل خطیبانہ کمال

جس طرف نکلا جہاں پہنچا فضا پر چھا گیا
اس کے سر پر تھا فروزاں سایۂ یزد تعال

دس برس تک سختیاں جھیلیں بنامِ حریت
قیدِ تنہائی میں کاٹے جس نے اپنے ماہ و سال

آئے دن طوفاں بپا ہوتے رہے جس کے خلاف
جس کی جاں کے واسطے تھی اس کی حق گوئی وبال

نوعِ انساں کی طرح کمزوریاں اس میں بھی تھیں
آشکارا ہر کہ و مہ پہ تھے اس کے خدوخال

ماہ رووں سے بھی اس کی گفتگو ہوتی رہی
اس کے اسلوبِ غزل کی جان تھے زہرہ جمال

شعر میں مرحوم یادوں کو رقم کرتا رہا
نظم میں لکھتا رہا افسانۂ ہجرو وصال

شاعرانہ روپ تھا اس کی زباں کا بانکپن
اس کے لہجہ سے ٹپکتا تھا ادیبانہ جلال

جوش و جذبہ کی اساسِ کہنہ پہ چلتا رہا
اس نے اپنے آپ کو اس سے کیا تھا مالا مال

بات سچی دار کے تختہ پہ بھی کہتا رہا
ٹوکتا کوئی اسے کس شخص میں تھی یہ مجال

نوے فیصد دشمن جانی تھے اس کے گردو پیش
جس کے ہم چشموں میں تھے اس کے بہی خواہ خال خال

بات جو لکھتا تھا، لکھتا تھا بڑے انداز سے
ہیچ تھا اس کے لیے اندیشۂ مال و منال

اس کا سینہ ساتھیوں کی بے رخی سے داغ داغ
اس کا دل احباب کے لطف و کرم سے پائمال

لے اُڑا اس کی نشاطِ عمر سیلِ انقلاب　　کھا گئی اس کی جوانی گردشِ دوراں کی چال
عمر بھر یارانِ محفل کو صدا دیتا رہا　　ایک بھی نکلا نہ اس کے ہم رکاب و ہم خیال
ذات پر اس کی تھا یارانِ ادب کو اختلاف　　تھا ادیب نکتہ سنج و شاعرِ شیریں مقال
اِک جماعت نے سرِ منبر اُسے کافر کہا　　دوسری نے لکھا اس کو عہد ِ حاضر کا بلال
دی اذاں اس مرد کافر نے حصار شرک پر　　یہ خطا ایسی تھی جس پر ہوگیا جینا محال
جرم ایسا تھا کہ اس پر گالیاں کھاتا رہا　　یار لوگوں نے اٹھائے روز لایعنی سوال
عیب بیں احباب تھے اور نکتہ چیں اغیار تھے　　ان کے نرغہ میں گزارے اس نے اپنے ماہ و سال
بعض کے ذہن و تصور میں وہ اک گستاخ تھا　　بعض کے نزدیک تھی اس کی شجاعت بے مثال
بات سیدھی ہے کہ اس میں کوئی بھی خوبی نہ تھی　　اس کے دشمن تھے چمن میں پات پات اور ڈال ڈال

اس کے حق میں سب کے سب مومن دعا کرتے رہیں
بخش دے اس کے گناہوں کوخدائے لایزال

(قلم کے چراغ، پروفیسر محمد اقبال جاوید۔ صفحہ:۶۰۲)

☆☆☆